نمبر ۲۵ | مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رو بصحت ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔ صاحبزادہ طاہر احمد صاحب ابھی تک صحت یاب نہیں ہوئے۔ ان کے لئے بھی دعائے صحت فرمائی جائے۔

۲۵ اگست۔ علاقہ بیٹ سے چوہدری نور محمد صاحب زمیندار جنہوں نے حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریری بیعت کی تھی۔ اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ ان کے ہمراہیوں میں سے بھی ایک معزز صاحب نے حضور کی بیعت کی۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۲۵ اگست دوبارہ علاقہ بیٹ میں اور مولوی محمد نذیر صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔

احمدی جماعتیں توجہ فرمائیں

میں اس امر کو سختی سے محسوس کر رہا ہوں۔ کہ سال رواں میں آمد گزشتہ سالوں کے مقابل پر کم ہو رہی ہے۔ اور یہ کمی جہاں زمیندار جماعتوں کی طرف سے بوجہ ارزانی غلہ کے ہے۔ وہاں شہری جماعتوں کی عدم توجہی چندہ کو کم کر رہی ہے۔ میں نے اس ماہ میں دیکھا ہے۔ شہری جماعتیں جن کا چندہ حسب معمول ۲۰ تاریخ تک موصول نہیں ہوا۔ ان کی تعداد ۱۵ ہے۔ حالانکہ میرے متعدد اعلان اور ماہواری یاد دہانیاں ہی نہیں۔ بلکہ مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے کہ ہر ایک جماعت اپنا چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہونچا دے اس پر عمل ہونا ضروری تھا۔ اگر جماعتیں اس پر پوری توجہ سے عمل کریں اور ہر ایک جماعت اپنا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہونچا دے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ پھر چندہ میں اتنی کمی نہ ہو۔ جتنی کہ اب ہو رہی ہے پس اس اعلان کے ذریعہ میں سب جماعتوں کو خصوصاً شہری جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ۲۰ تاریخ کو یاد رکھیں۔ ساتھ ہی میں احباب کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں وہ روپیہ چندہ کا ارسال کریں۔ وہاں کوپن پر تفصیل بھی ساتھ ہی لکھا کریں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر ایک قسم کا روپیہ صرف محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ سے بھیجا جائے۔ کسی اور کے پتہ سے بھیجنے میں بر وقت داخل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اور اس طرح دوستوں کو بھی روپیہ داخل کرنے کی تکلیف ہوتی ہے اور رسیدات وغیرہ کے جاری کرنے میں مشکلات ہوتی ہیں۔ لہٰذا احباب معہ تفصیل روپیہ محاسب صاحب کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ریاست کشمیر میں کیا ہو رہا ہے

سری نگر میں لیڈروں کی گرفتاری کی افواہ

سری نگر میں یہ افواہ بڑے زور سے پھیل رہی ہے کہ مسلمانوں کے لیڈروں کو دوبارہ گرفتار کر لیا جائے گا۔ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب کی گرفتاری کی خصوصیت کے ساتھ افواہ ہے ؎

وزیر وزارت بارہ مولا اور مسلمان

بارہ مولا کے وزیر وزارت (ڈپٹی کمشنر) نے اپنے ضلع کے تمام ذیلداروں اور نمبرداروں ... ایک مسودہ پر جس میں لکھا تھا۔ کہ ہمیں جموں اور سری نگر کے مسلم نمائندوں پر کوئی اعتماد نہیں۔ دستخط کرانے شروع کر دے۔ لیکن ایک نوجوان نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور مسلمانوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ اس پر مسلمانوں نے مہاراجہ صاحب کو اس دھوکہ کے خلاف دستخط کر کے بھیج دیئے ؎

مسلمانوں کے خلاف راجپوتوں کا جوش

جموں راجپوت ... سبھا کے صدر نے مہاراجہ کشمیر کو تار دیا ہے۔ کہ ہماری قوم کا بچہ بچہ مسلمانوں کی موجودہ شورش کا قلع قمع کرنے کے ... کوشش کرتا ہے ... مسلمانوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ؎

مسلمانوں میں افتراق کی ناپاک کوشش

کشمیر میں اہل تشیع کے مجتہد العصر سید حسین شاہ صاحب جلالی نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے بعض قوم فروشوں کو بھرتی کیا ہے۔ جو پنجابی کشمیری۔ شیعہ سنی حنفی۔ احمدی وغیرہ کا سوال اٹھا کر مسلمانوں کی قوت زائل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے قرآن شریف درمیان میں رکھ کر عہد کیا ہے۔ کہ ایسی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ ہندو اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ شیعہ اس تحریک سے علیحدہ ہیں۔ لیکن یہ محض جھوٹ ہے۔ شیعہ قوم کا ایک ایک فرد مسلمان قوم کی خاطر کٹ مرنے کو تیار ہے۔ ہم اپنے مسلم بھائیوں کے خادم ہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ فرقہ بندی کی لعنت سے نیچے رہیں گے ؎

قانون تحفظ زمیندارہ میں ترمیم

حکومت جموں و کشمیر نے ایکٹ انتقال اراضی میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا کر ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے یہ ترمیم منظور کی ہے کہ اگر کوئی زمیندار مقروض دو اقساط ادا نہ کر سکے۔ تو ڈگریدار ڈگری لے کر گزشتہ روپیہ وصول کر سکتا ہے۔

رزیڈنٹ صاحب کشمیر اصل حالات پر روشنی ڈالیں

(۱) سنا جاتا ہے جس روز کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ اسی روز شام کے وقت مولوی محمد یوسف صاحب میر واعظ مع چند اصحاب مہاراجہ صاحب بہادر کے پاس اس غرض کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ کہ ان سے مقتولین کے لئے کچھ مشورہ کریں۔ نیز زخمیوں کے لئے بھی طبی امداد طلب کریں ؎

راجہ صاحب نے محل کے ارد گرد فوج کا پہرہ لگا رکھا تھا۔ میر واعظ صاحب بمشکل اندر گئے۔ تو مہاراجہ صاحب نے وزیر داخل صاحب کو بھیجا کہ مولوی صاحب سے دریافت کریں۔ کیا کام ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ بغیر مہاراجہ صاحب کے کسی کو نہیں بتائیں گے۔ وزیر داخل صاحب نے واپس آ کر کہا۔ مہاراجہ صاحب فرماتے ہیں۔ کام بتا یا جائے۔ مولوی صاحب واپس تشریف لے آئے۔ تو صبح کو معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے اسی وقت رزیڈنٹ کو ڈنر دیا۔ اگر دیا۔ جو کہ یقینی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ بہت سے آدمیوں نے رزیڈنٹ کو جاتے دیکھا۔ تو بتایا جائے۔ کہ یہ کس تقریب پر دعوت تھی ؎

(۲) سنا جاتا ہے۔ رزیڈنٹ صاحب نے دربار کشمیر سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ چونکہ خطوط کے ذریعہ اصل حالات کشمیر سے باہر چلے جاتے ہیں اس لئے ہم کو مشکوک خطوط کھولنے کی اجازت دی جائے۔ مشکوک سے مراد وہ خطوط ہیں۔ جن میں ریاست کے مظالم کے حالات لکھے گئے ہوں۔ اور اب فیصلہ کے مطابق ڈاک کے ملازم ایسی چٹھیاں رکھ لیتے ہیں۔ اور وہ رزیڈنٹ کے پاس بھجوا کر پڑھنے ... روانہ کی جاتی ہیں اگر یہ سچ ہے۔ تو کس سمجھوتہ پر ایسا کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو تردید کی جائے ؎ (نامہ نگار)

جموں کے مسلم رہنماؤں کا مقدمہ

۲۰ اگست سے جموں میں مسلم رہنماؤں کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ اور ایک کٹر آریہ سماجی مجسٹریٹ کو سماعت پر لگایا گیا ہے سنا گیا ہے۔ مسلمانوں کو جو سزا دی جائے گی۔ اس کا پہلے ہی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ بیرونی وکلا کو پیروی کی اغلباً اجازت نہیں دی جائے گی ؎

نماز و اذان کی بندش

۱۹ اگست کی شب جموں میں رسالہ اور ڈنڈا پولیس گشت کرتی رہی۔ اور صبح کے وقت مسجد تالاب کھٹیکاں کا محاصرہ کر کے اذان اور نماز کو بند کر دیا ؎

فوجیوں کی سخت گیری

رسالہ بہت سختی کر رہا ہے۔ جہاں ایک دو آدمی بھی نظر آئیں۔ ان پر گھوڑے چڑھا دیتے ہیں۔ اور نہایت بے دردی سے مارتے ہیں۔ ۱۹ اگست کو چھ بجے شام تین مسلمان لڑکے ایک جگہ بیٹھے تھے۔ کہ ریاستی سواروں نے ان پر نیزوں سے حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا۔ کہا جاتا ہے اس ظلم رانی کی شکایت جب ڈی۔ آئی۔ جی پولیس کو کی گئی۔ تو اس نے کہا۔ تمہیں خوب معلوم ہے۔ کہ تمہاری درخواستوں سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ پھر بتاؤ۔ میں اس درخواست کو کیا کروں۔ اور یہ کہکر درخواست لوٹا دی۔ ایسے اتفاقات روزانہ ہو رہے ہیں

جموں کے گرفتار شدہ مسلمانوں پر تشدد

جموں ۲۴ اگست۔ مقدمہ سرکار بنام غلام حیدر شاہ وغیرہ ملزمان کی سماعت بجرم زیر دفعہ ۱۲۴۔ الف کو ۲۲ اگست شروع ہوئی۔ ملزموں نے درخواست کی۔ کہ سماعت عدالت میں کی جائے۔ یا جیل کے باہر کی جائے جبکہ ہم دو دو ہزار کی ضمانت اور مچلکہ فی کس داخل کر چکے ہیں۔ ملزم اسی بات پر اڑے رہے۔ مگر مجسٹریٹ نے فوراً وارنٹ بلا ضمانت جاری کر دیئے اور معززین کو احاطہ جیل سے بڑی بے عزتی سے کشاں کشاں جیل کے اندر لے گئے۔ اور سنگین کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا۔ ضمانت دہندگان کو بھی جیل کے اندر لے گئے۔ اُن کو ۴ گھنٹے حراست میں رکھا گیا۔ اسی پر اکتفا نہ کی گئی۔ بلکہ ان کی ضمانتوں کی ضبطی کا حکم دے دیا ہے۔ حکومت نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ بلکہ ہندو پبلک بھی حکومت کا زور بازو بن کر مسلمانوں کو مٹا دینے کے درپے ہے ؎

(نامہ نگار)

سری گوبند پور ضلع گورداسپور میں جلسہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بٹالہ میں بالاتفاق یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ضلع گورداسپور کے چند اہم مقامات میں ہر دوسرے مہینہ ایک تبلیغی جلسہ کیا جائے جس میں ضلع گورداسپور کی جماعتیں شریک ہوں۔ اس تجویز کے مطابق اب دوسرا جلسہ سری گوبند پور میں ۲۸، ۲۹ اگست بروز جمعہ و ہفتہ قرار پایا ہے۔ بعد نماز عصر جلسہ شروع ہو گا۔ لہٰذا آپ کی جماعت اس جلسہ کو بارونق بنانے کے لئے شریک ہو۔ سری گوبند پور میں یہ پہلا جلسہ ہے جہاں اب تک کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ اس وجہ سے بھی تمام دوستوں کا وہاں پہنچنا از بس ضروری ہے۔ جو دوست اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے آئیں۔ ان کو اپنے کھانے کا بندوبست خود کرنا ہو گا۔ مقامی جماعت بوجہ قلیل التعداد ہونے کے کھانے کا انتظام نہیں کر سکتی۔ اور بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں جو قرارداد ضلع گورداسپور کی جماعتوں نے بالاتفاق پاس کی تھی۔ وہ بھی یہی تھی۔ کہ مقامی جماعت پر کھانے کا بوجھ نہ ڈالا جائے ؎

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جملہ انجمنہائے احمدیہ ضلع شاہ پور سرگودہ کو اطلاع

"الفضل" مورخہ یکم اگست ۱۹۳۱ء میں ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا مضمون تنظیم تبلیغ کے متعلق آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا۔ اسی سلسلہ میں ان کی ایک چٹھی دربارہ عملی کام کرنے کے موصول ہوئی ہے۔ جس کے رو سے قرار پایا ہے۔ کہ جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع شاہ پور سرگودہ کے سکرٹریان تبلیغ یا نمائندگان بتاریخ ۳۰ اگست بمقام سرگودہ ۱۰ بجے دن کے مسجد احمدیہ میں جمع ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ اس عریضہ کو ضروری اور واجب التعمیل خیال کر کے اپنا نمائندہ تاریخ مذکورہ پر بھیجدیں گے ؎

احقر محمد سعید احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودہا

عبد الرحمن قادیانی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مسجد لنڈن کی مرمت

احمدی خواتین سے اپیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

تمام احمدیہ خواتین کے لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ انگلستان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسجد لنڈن جو صرف احمدی خواتین کے روپیہ سے تیار ہوئی تھی۔ اور جس کی وجہ سے ہماری جماعت کی مستورات کے اخلاص اور قربانی کی تمام دُنیا میں دُھوم مچ گئی تھی۔ اس کا گنبد کسی انجنیرنگ نقص کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے۔ اور عمارت کے فن کے ماہروں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ فوراً گنبد کی مرمت کی جائے۔ اور ایسے خول چڑھائے جائیں۔ جن سے وُہ کُلّی طور پر محفوظ ہو جائے۔ ورنہ مسجد کی تمام عمارت کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہی نہیں۔ بلکہ غالب یقین ہے ❊

اس اطلاع کے ملنے پر میں نے مناسب سمجھا۔ کہ کئی معزز کمپنیوں کی رائے معلوم کر لی جائے۔ تاکہ اس تنگی کے زمانہ میں کوئی ناواجب بوجھ جماعت پر نہ پڑے۔ لیکن ہر ایک ماہر فن جس سے مشورہ لیا گیا۔ اس نے یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ مسجد کی فوری مرمت نہایت ضروری ہے۔ ورنہ سب عمارت کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہے ❊

پس اس مجبوری کی وجہ سے میں نے خانصاحب فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وُہ کسی معتبر کمپنی کے ذریعہ سے مسجد کی مرمت کرانی شروع کریں۔ اور میں اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وُہ اپنی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے چندہ کریں۔ تاکہ یہ مسجد کُلّی طور پر انہی کی طرف منسوب ہوتی رہے ❊

ضروری مرمت کے اندازے بھی میں نے لگوائے ہیں۔ اور کم سے کم اندازہ چھ ہزار روپیہ کا ہے۔ لیکن چونکہ اخراجات عام طور پر اندازوں سے بڑھ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اصل اندازہ سات اور آٹھ ہزار کے درمیان لگانا چاہیئے ❊

پس اس رقم کے جمع کرنے کے لئے میں خواتین جماعت احمدیہ سے اپیل کرتا ہوں۔ گو اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس قدر عظیم الشان یادگار قائم کرنے کے بعد اگر انہوں نے اس کی ضروری مرمت سے بے توجہی کی۔ تو جس طرح دُنیا میں ان کی پہلی قربانی کی وجہ سے ان کی شہرت ہوئی ہے۔ اسی طرح ان کی دُوسری سستی کی وجہ سے بدنامی ہوگی۔ کیونکہ ان کی تیار کردہ مسجد دُنیا کے اقتصادی مرکز کے اندر ہے۔ اور سب دُنیا کے لوگ وہاں آتے رہتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک مسلمان کا کام نمود کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ پس دُنیا میں اپنے نام کے بلند کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنا درجہ بڑھانے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو اس وقت کہ سخت مالی پریشانی کا وقت ہے۔ ایک اعلیٰ نمونہ قربانی کا دکھا کر ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ مومن کی قربانی مال کی وسعت کے مطابق نہیں۔ بلکہ اس کے دل کی وسعت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور وُہ تنگی کے وقت میں بھی دین کے کام کو ہر ایک دوسرے امر سے مقدم رکھتا ہے ❊

اے بہنو! یاد رکھو۔ کہ اس وقت ساری دُنیا میں اسلام کی خدمت احمدیوں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو اس قدر عظیم الشان ذمہ واری کا ملنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وُہ انعام ہے۔ جس کے لئے جسم کا ہر ذرہ بھی قربان کرنا پڑے۔ تو یہ قربانی اس انعام کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوگی ❊

پس اپنے عمل سے یہ ثابت کر دو۔ کہ اگر دوسری قوموں کی عورتیں مذہبی اور قومی کاموں سے بے پرواہ اور غافل ہیں۔ تو احمدی جماعت کی مستورات ایسی نہیں ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وُہ دل و گردہ دیا ہے۔ کہ ہر ایک آواز جو دین کی خدمت کے لئے اُٹھتی ہے۔ وُہ اس پر لبیک کہتی ہیں۔ اور دین کی خدمت پر ان کے دل میں ملال نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ ان کا دل اس خوشی سے بھر جاتا ہے۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ایک کام کرنے کا موقعہ ملا ❊

چونکہ مسجد کی مرمت شروع ہو گئی ہے۔ اور روپیہ کی فوراً ضرورت ہے۔ اس لئے ہر جگہ کی لجنہ اماء اللہ کو یا جس جگہ لجنہ نہ ہو۔ وہاں کی انجمن احمدیہ فوراً عورتوں میں تحریک کرکے مسجد کی مرمت کا چندہ احمدی عورتوں سے جمع کرنا شروع کر دیں۔ اور جس قدر چندہ جمع ہو۔ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر ارسال کر دیں ❊

چونکہ ہر ایسی تحریک کے موقعہ پر یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی شخص جو جماعت میں نہ ہو۔ چندہ دے۔ تو اس سے چندہ لے لیا جائے یا نہیں۔ اس لئے میں اس سوال کا جواب بھی ابھی دے دیتا ہوں کہ گو تعمیر مسجد کے وقت میری ہدایت تھی۔ کہ اس عمارت کو صرف احمدیہ خواتین کے روپیہ سے تیار کیا جائے۔ لیکن اب جبکہ عمارت بن چکی ہے۔ اور صرف مرمت اور حفاظت کا سوال ہے۔ اگر کسی بہن کی کوئی سہیلی خوشی سے اس مد میں روپیہ دینے کے لئے تیار ہو۔ تو شوق سے اس روپیہ کو قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ شائد اللہ تعالیٰ اس امداد کے طفیل اس پر اپنے فضلوں کا دروازہ کھول دے۔ اور مزید برکتوں کا وارث کر دے ❊

میں ناظر صاحب بیت المال اور کل صوبہ واری ضلع کی۔ یا مقامی انجمنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ہماری عورتیں اس طرح ابھی منظم نہیں جس طرح کہ مرد ہیں۔ اس لئے اس کا خاص انتظام کیا جائے۔ کہ ہر جگہ تک یہ آواز پہونچ جائے۔ اور مرد خواتین کو جمع کرنے اور اُن تک یہ آواز پہنچانے کا ذمہ اپنے اوپر لیں۔ اور کوشش کریں کہ کسی جگہ کی مستورات بھی اس کام میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائیں وُہ حصہ خواہ کم ہو۔ یا زیادہ۔ کیونکہ تھوڑا تھوڑا کرکے بھی بہت برکت ہو جاتی ہے۔ اور نیز یہ مناسب نہیں۔ کہ جماعت کا کوئی حصہ بھی ثواب کے کاموں میں حصہ لینے سے محروم رہ جائے۔ کہ یہ امر اس حصہ کے اخلاص کے جذبات کو کُند کر کے آخر سب جماعت پر مضر اثر ڈالتا ہے ❊

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وُہ بہت جلد احمدیہ خواتین کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس ذمہ داری کو ادا کرسکیں۔ اور ان کی یہ عظیم الشان یادگار نہ صرف قائم رہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اسے بڑھانے کی بھی توفیق دے ؎

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

(۲۱ ر اگست سنہ ۱۹۳۱ء)

مُسلمانانِ کشمیر کے مطالبات کے خلاف سب سے بڑی وجہ

ہندو اخبارات مسلمانانِ جموں و کشمیر کو اپنے جائز حقوق سے محروم رکھنے اور خاموشی کے ساتھ ہندوؤں کے جور و ستم سہنے کے حق میں ایک ہی دلیل پیش کر رہے ہیں۔ اور وُہ یہ کہ چونکہ انتظام ملک میں حصہ لینے کی ان میں قابلیت نہیں ہے۔ نہ وہ سرکاری ملازمتوں کے قابل ہیں۔ اس لئے انہیں کوئی مطالبہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ کشمیر کے جن مسلمانوں کو کسی نہ کسی طرح تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ مل سکا۔ وُہ قابلیت کے لحاظ سے ہندوؤں سے کم ہیں۔ دوسرے باوجود اس کے کہ ریاست نے ہمیشہ مسلمانوں کو تعلیم پانے سے محروم رکھنے اور ہندوؤں کے لئے ہر طرح آسانیاں بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ پھر بھی بہت سے قابل اور تعلیم یافتہ مسلمان بیکاری کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں نہایت ادنیٰ قابلیت اور معمولی علمیت کے پنڈت اور ڈوگرے نہایت اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہیں ؎

تیسرے اگر ریاست، اور ہندوؤں کی طرف سے یہ کہنا درست ہو کہ مسلمانوں میں ملکی امور سر انجام دینے کی قابلیت نہیں۔ مسلمانانِ کشمیر کو ان کے معمولی حقوق سے محروم رکھا جاسکتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب انگریزوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اہلِ ہند میں اتنی قابلیت نہیں۔ جتنے مطالبات کر رہے ہیں۔ تو کیوں شور مچا دیا جاتا ہے ؎

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح اہلِ ہند کی نا قابلیت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمانانِ کشمیر کی تعلیم میں پسماندگی نوبت اور فلاکت اور کس مپرسی ڈوگرہ راج کی رہینِ منت ہے۔ اور جب تک موجودہ نظامِ حکومت بدلا نہ جائے گا۔ اور اس میں مسلمانوں کی خاطر خواہ نمائندگی کا پُورا انتظام نہ ہوگا۔ اس وقت تک مسلمان ذلت اور ادبار، مظلومیت اور فلاکت کے گڑھے سے نہیں نکل سکتے۔ ہندو مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کی مخالفت نہ صرف ریاست کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں بلکہ اپنے مطالبات کو بھی معرضِ خطر میں ڈال رہے ہیں ؎

گاندھی جی کی ناز برداری

معلوم نہیں گورنمنٹ گاندھی جی کی اس قدر ناز برداری کر رہی ہے۔ یا ان کے پیروؤں کی چال ہے۔ جو یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی کے گول میز کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کرنے پر ہندوستان سے لے کر انگلستان تک زلزلہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور تمام ارکانِ حکومت اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہوسکے۔ گاندھی جی کو منا لیا جائے۔ اگر اس خیال آرائی میں کچھ بھی حقیقت ہے تو گاندھی جی کی لحظہ بہ لحظہ پلٹا کھانے والی طبیعت اور گول میز کے اہم مراحل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ اگر آپ گاندھی جی راضی بھی ہوگئے۔ اور جہاز پر سوار ہوگئے۔ تو اول تو رستہ میں ہی ورنہ لنڈن میں نہ معلوم کتنی دفعہ انہیں منانے کی ضرورت پیش آئے ؎

سمجھ میں نہیں آتا۔ جس شخص نے اپنے آپ کو اس درجہ بار صفت بنا رکھا ہے۔ اسے ۳۲ کروڑ ہندوستانیوں کا لیڈر کہلانے کا کیا حق ہے۔ اور جو اسے اپنا لیڈر قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اسے کیا سمجھ رکھا ہے ؎

مُسلمانانِ سرحد کے مصائب

معلوم ہوتا ہے ہندوؤں نے ہندوستان کے مختلف مقامات میں مسلمانوں کے خلاف زور آزمائی کرنے۔ انہیں لوٹنے، مارنے اور تباہ و برباد کرنے کے اور اپنے شور و شر، اثر و رسوخ اور ہتھکنڈوں کے ذریعہ مسلمانوں کو مبتلائے مصائب کرنے کے بعد اب اپنا رُخ سرحد کی طرف کیا ہے۔ تاکہ سرحدی مسلمانوں کو اپنی طاقت و قوت اپنے سنگٹھن اور تنظیم کا نظارہ دکھائیں۔ چنانچہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور اس کے بعد کلاچی کا فساد اسی سکیم کی کڑیاں معلوم ہوتی ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا فساد کس طرح شروع ہوا۔ معتدبہ بیان ہے کہ ایک مسلمان خریدار کو ہندو دوکاندار نے ردی چیز خریدنے پر نہ صرف گالیاں دیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بھی بدزبانی کی۔ اور پھر کئی ایک ہندوؤں نے مل کر مسلمان کو اس قدر مارا کہ بے ہوش ہوگیا۔ گویا دیگر مقامات کی طرح اس جگہ بھی ہندوؤں نے فتنہ کھڑا کیا۔ اب کثرت سے مسلمانوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اور ہندو خواہ مخواہ حکام پر جانبداری کا الزام لگا کر مسلمانوں کے خلاف انہیں زیادہ تیز طبع بنا رہے ہیں۔

اس قسم کے فسادات سے ہندوؤں کی یہ غرض بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک ہی وقت مسلمانوں کو ہر طرف سے مصائب میں مبتلا کرکے بیکار اتنا اور دراضع کردیں۔ کہ ہر حالت میں ان کے آگے سرِ تسلیم خم کئے بغیر ان کا زندہ رہنا محال ہے ؎

ان خطرناک حالات کی طرف جہاں گورنمنٹ کو پوری طرح متوجہ ہونا چاہیئے۔ وہاں خود مسلمانوں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک وُہ منظم نہ ہوں گے۔ اور ہر ملک کے مسلمانوں کے مصائب کے اسی طرح دور کرنے ...

نہ کریں گے جس طرح اپنی ذاتی تکلیف کا احساس کرتے ہیں۔ اور ہر ستم رسیدوں کی ہر ممکن طریق سے امداد نہ کریں گے۔ اس وقت تک امن اور عزت کی زندگی حاصل کرنے سے محروم رہیں گے ؎

ہندوؤں کا "کشمیر ڈے"

حکومتِ کشمیر کی اس غیر منصفانہ اور جابرانہ پالیسی کی حمایت میں پنجاب کے ہندوؤں نے بھی کشمیر ڈے منانے کا اعلان کیا ہے جو حکومت مذکورہ نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس دن وہ کریں گے کیا۔ کیا وُہ بھی کہیں گے جو پہلے ہی بار بار اخبارات اور لیکچروں میں کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات قطعاً نظر انداز کر دیئے جائیں۔ اور ان پر بیش از بیش تشدد اور سختی کی جائے۔ اس کے سوا ہندو سے اور توقع ہی کیا ہوسکتی ہے۔ لیکن اسی مونہہ سے جس سے وُہ حکومت برطانیہ سے مکمل آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور مادرِ ہند پر خود قابض و متصرف ہونے کے دعویٰ سے پیش کر رہے ہیں۔ اسی سے مسلمانانِ کشمیر کے معمولی انسانی حقوق کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں شرم تو نہ آئے گی۔ اگر مسلمانوں کی دشمنی اور عداوت ان لوگوں کے قلوب سے یہ احساس نہ مٹا دیتی۔ تو وہ کشمیر ڈے منانے کا اعلان ہی کیوں کرتے۔ تاہم غریب اور مظلوموں پر رحم کھانے والے ہندوؤں سے ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اپنی اور مسلمانانِ کشمیر کی موجودہ حالت کا موازنہ کرنے نیز اپنے اور مسلمانانِ کشمیر کے حکومت سے مطالبات کو آمنے سامنے رکھنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر ان کی ہمدردی اور تائید کے مستحق ہیں۔ نہ کہ حکومتِ کشمیر ؎

سرحدی مُسلمان نہتے بنائے جا رہے ہیں

وُہ ہندو جو جگہ جگہ اکھاڑے قائم کرکے ہندو نوجوانوں کی جسمانی قوت میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وُہ ہندو جو ہندو لڑکوں اور عورتوں کو انہیں نشانہ بازی اور دوسرے فنون جنگ سکھا رہے ہیں۔ وُہ ہندو جو مردوں کے علاوہ اپنی عورتوں کو بھی ہتھیار بند کر رہے ہیں۔ ان کی نظر یا ہمیں اور چالبازیوں سے سرحد کے مسلمانوں کی جو نسبتاً آزاد فضا میں پرورش پاتے اور ہتھیاروں میں کھیلنے کی وجہ سے بہادری اور جرأت میں خاص شہرت رکھتے تھے جو حالت ہو رہی ہے۔ وُہ گاندھی جی کے صاحبزادہ دیو داس گاندھی کے حسبِ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے سرحد کا دورہ کرنے کے بعد گاندھی جی کے اخبار ینگ انڈیا میں شائع کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"رضا کاروں نے تمام قسم کے ہتھیار یہاں تک کہ لاٹھیاں بھی ترک کردی ہیں .... ایک سرخ قمیص والے بچے کے پاس ایک نقلی بندوق تھی۔ اس بیچارے کو بری طرح ڈانٹا گیا۔ اور اس کی بندوق ضبط کرلی گئی۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ بہت سے خدائی خدمت گاروں نے اصولاً اپنے ہتھیاروں کو ترک کردیا ہے۔ اور اب وُہ چوروں اور ڈاکوؤں کے خلاف اپنی حفاظت کی غرض سے بھی ہتھیار استعمال میں نہیں لاتے"! (ٹریبیون ۲۵ ر اگست) اگر یہ بیان درست ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریسی ہندو مسلمانوں کے متعلق اپنی سکیم کو مکمل کرنے کے لئے اس روک کو بھی نہایت ہوشیاری سے ہٹانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ جس کا خیال کر کے بعض اوقات مدانوں کو ہندو بڑبڑا اٹھتے تھے۔ اسلام نے اپنی حفاظت کے متعلق جو تعلیم دی ہے کیا اس کی اس طرح بے قدری ہوگی؟ اگر سرحدی مسلمان خموش بیٹھے رہیں گے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مخلوقِ خدا کے ساتھ سب سے بڑی ہمدردی

از مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۲۱ راگست ۱۹۳۱ء

انسان کے

اعمال کے دو حصے

ہیں۔ ایک وہ اعمال جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو انسانوں سے ہمدردی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ایک ہمارے اعمال وہ ہیں جن میں ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔ اور اسکی اطاعت بجالاتے ہیں۔ اور دوسرے اعمال وہ ہیں جن میں ہم خدا کے حکم کے ماتحت لوگوں سے ہمدردی کرتے اور ان سے محبت و رأفت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ جو ہمارے اس قسم کے اعمال ہیں۔ جن کا تعلق مخلوق خدا کے ساتھ ہے۔ ان میں سب سے اعلیٰ اور سب سے عظیم الشان کام مخلوق خدا کو

راہ راست کی طرف

بلانا ہے۔ اور درحقیقت یہ وہ کام ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی ہمدردی کا کام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دوسرے ہمدردی کے کام تو یہ ہوتے ہیں۔ کہ مثلاً کسی غریب کو ہم بھوکا دیکھتے ہیں۔ تو اسے روٹی دے دیتے ہیں۔ یا بیمار کو دیکھتے ہیں۔ تو اسے دوا پلا دیتے ہیں۔ یا کسی ننگے کو دیکھیں۔ تو اسے کپڑا دے دیتے ہیں۔ بے شک یہ ثواب کے کام ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے بھائیوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور مشکل میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ مگر یہ آنی اور محض تھوڑی دیر کے لئے فائدہ ہوتا ہے۔ اور پھر کام دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ پس ایسے تمام کاموں میں اول تو

عارضی فائدہ

ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف بلانا۔ اور بھولے بھٹکوں کو سیدھا رستہ دکھانا۔ اگر اس میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ تو یہ نہایت ہی

اعلیٰ درجہ کی ہمدردی

کا فعل ہے۔ کیونکہ ہم اس طرح ایک شخص کی روح کو بچاتے اور اسے دوزخ کے عذاب سے چھڑانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور وہ ہمارے اسی فعل کیوجہ سے خدا کے فضل سے

ابدی بہشت کا وارث

بن جاتا ہے۔ پس اس سے بڑھ کر ہمدردی کا فعل اور کیا ہوسکتا ہے۔ بیشک ننگے کو کپڑا پہنانا۔ بھوکے کو کھانا کھلانا۔ اور پیاسے کو پانی پلانا بھی ہمدردی کے کام ہیں۔ مگر ان کاموں کو اس سے کیا نسبت۔ یہ تو وہ کام ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہم لوگوں کو دوزخ سے بچانے اور خدا کا محبوب بنانے کا سبب بنتے ہیں۔ پس یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ہمدردی کا کام ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم مخلوق خدا کو حق کی طرف بلائیں۔ تا وہ ظلمت سے نکل کر نور کی طرف آئے۔ اور گمراہی سے نکل کر نجات حاصل کرے۔ پس وہ انسان نہایت ہی خوش قسمت ہیں جو اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور بنی نوع انسان کو حق کیطرف بلاتے۔ اور اس رستے پر چلاتے ہیں جو انہیں جہنم سے بچانے والا اور جنت کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی طرح وہ بھی کچھ کم خوش قسمت نہیں۔ جو اگرچہ اپنے معاش کے لئے روزگار کرتے۔ اور مختلف دنیا کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے اس فرض کو نہیں بھولا۔ اور جتنا فرصت کا وقت ملتا ہے۔ اسکو

تبلیغی کام

میں لگاتے ہیں۔ پس ایسے لوگ بھی خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ تبلیغ کے لئے یہی ضروری نہیں۔ کہ انسان سارے کاموں سے فارغ ہو کر اس کام میں لگ جائے۔ بے شک۔ اگر ایسا ہو سکے۔ تو یہ نہایت

اعلیٰ درجہ کی بات

ہو گی۔ مگر وہ بھی کچھ کم خوش قسمت نہیں۔ جو اگرچہ اپنی روزی کماتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس فرض کو نہیں بھولتے۔ بلکہ جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے۔ اور جہاں تک ان کی طاقت میں ہوتا ہے۔ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں۔ پس ایسے لوگ بھی خوش قسمت ہیں۔ پھر تبلیغ کے متعلق

ایک غلط فہمی

ہے۔ جس میں بعض لوگ گرفتار ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں۔ صرف زبان سے تبلیغ ہوا کرتی ہے۔ بے شک زبان سے تبلیغ کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کا کام ہے۔ اور اس طریق سے تبلیغ کرنے کا کثرت سے موقعہ مل سکتا ہے۔ مگر بعض ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جنہیں خدا نے

لکھنے کی طاقت

دی ہوتی ہے۔ وہ اہل قلم ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ گھر بیٹھے ہی دور دور تبلیغ پہنچا سکتے اور لوگوں کو مسائل دینیہ سے واقف کر سکتے ہیں۔ پس جنکو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہو۔ کہ وہ

قلم کے ذریعہ تبلیغ

کریں۔ اور لوگوں کو حق پہنچائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس ذریعہ سے بھی تبلیغ کریں۔ ان کی یہ خدمت نہ صرف موجودہ لوگوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ نہ صرف دور دراز کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی ان کی قلمی خدمت نہایت مفید ثابت ہو گی پس جنکو خدا تعالیٰ نے زبان سے تبلیغ کرنے کا ملکہ دیا ہے وہ زبان سے اور جن کو خدا نے قلم سے تبلیغ کرنے کا موقع دیا ہے وہ قلم سے تبلیغ کریں۔ لیکن اس کے علاوہ

ایک اور تبلیغ کا ذریعہ

بھی ہے۔ جس میں نہ قلم چلانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ زبان سے کام لینے کی حاجت وہ خاموش تبلیغ ہے۔ اور اگر انسان اس سے کام لے۔ تو نہایت احسن طور پر تبلیغ کر سکتا ہے۔ وہ تبلیغ قلم اور زبان کی تبلیغ سے زیادہ موثر اور نیک نتائج پیدا کرنے والی ہے۔ اور وہ

خاموش تبلیغ

ہم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے خواہ کسی شخص کو الف۔ ب۔ بھی نہ آتا ہو۔ اور خواہ وہ ناخواندہ ہو تب بھی اس تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے۔ اور وہ تبلیغ یہ ہے۔ کہ ہم حقیقی رنگ میں احمدی بنکر دنیا کو دکھائیں اور اپنے نیک نمونہ سے لوگوں کو متاثر کریں۔۔

ہر شخص کے دل میں جس کے سامنے احمدیت رکھی جائے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ

احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ

ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ تو بجائے خود یہی زبردست

تبلیغ ہے۔ جو مخالف کو احمدیت کی خوبیوں کے اقرار پر مجبور کر سکتی ہے۔ بے شک دلائل بھی کارگر ہوتے ہیں۔ لیکن دلائل میں بہت لوگ کج بحثی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ مگر نیک نمونہ میں کج بحثی کا کوئی موقعہ نہیں مل سکتا۔ اور خواہ کتنا ہی سخت دل دشمن ہو۔ اس پر اس کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اعلیٰ نمونہ اور

سچی احمدیت کا نمونہ

دکھانا نہایت اعلیٰ طریق تبلیغ ہے۔ اور یہ طریق ایسا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اس سے کام لے سکتا ہے۔ اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اگر ایک طرف ہم زبان سے کہیں۔ کہ احمدیت قبول کرو۔ اور پھر نمونہ بھی اچھا ہو۔ تو لوگوں پر زیادہ اثر ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ دنیا میں یہی طریق رائج ہے۔ کہ جب کوئی دوکاندار لوگوں سے کہتا ہے میرا مال خریدو۔ تو ساتھ ہی وہ اپنے

مال کا نمونہ

بھی دکھاتا ہے۔ اور خریدار اس نمونہ کو دیکھ کر اگر اسے چیز پسند آئے تو خرید لیتا ہے۔ اسی طرح لوگ دوائیوں یا اور بعض چیزوں کے اشتہار دیتے ہیں۔ تو ساتھ سارٹیفکیٹ بھی پیش کرتے ہیں جن سے لوگوں کو شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ چیزوں کو خرید لیتے ہیں پس ہمارے نیک نمونے سارٹیفکیٹ ہوں گے۔ جو لوگوں کو احمدیت کی طرف زیادہ راغب اور زیادہ متوجہ کریں گے۔ پس اپنے

نمونہ نیک

کی خاموش تبلیغ نہایت اعلیٰ درجہ کی تبلیغ ہے۔ اور اس میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ اور یہ صرف تبلیغ ہی نہیں۔ بلکہ احمدیت کی غرض بھی ہے۔ پس اپنا اچھا نمونہ دکھا کر اگر ایک طرف ہم اپنا ذاتی فرض ادا کر رہے ہوں گے۔ تو دوسری طرف لوگوں کی ہدایت کا موجب بھی بن رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد میں سرسری طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ

جمعہ کی رات

سب جماعت کے لوگ اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کیا کریں۔ حضور نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ محلے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پڑوسیوں اور ارد گرد کے لوگوں کو جگا لیا کریں۔ میں حضور کا یہ حکم احباب کو یاد دلاتا ہوں

کیونکہ ہر زبان تعلیم و تربیت کا فرض ہے

کہ وہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کیونکہ جوں جوں وقت گزرتا جائے۔ لوگوں کے ذہنوں سے بات اتر جاتی ہے۔ اور انہیں یاد نہیں رہتا۔ کہ آج جمعرات ہے اور ہم نے تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔ اس لئے حضور کے ارشاد کو لوکل کمیٹی کے ایسے عہدہ داران کو جن کے سپرد محلوں کی تربیت کا کام ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہر گھر کے لوگوں کو جمعہ کی رات کو جگا یا جائے۔ تا یہ تحریک پوری طرح ہماری جماعت میں جاری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے ؛

سرینگر میں کشمیر ڈے کا شاندار جلسہ

حکام کی تمام مخالفانہ کوششوں کی ناکامی مسلمانوں میں بیحد جوش

مقتولین کے یتیم بچے اور خون آلود پارچات مجمع عام میں

سرینگر ۱۵ اگست کشمیر کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت گزشتہ جمعہ کو مسٹر محمد عبداللہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں اعلان کیا تھا کہ چودہ اگست کشمیر ڈے منایا جائیگا۔ اور شہیدان قوم کے ماتم کے لئے ہر ایک مسلمان اس دن کالا بلا (Badge) اپنے بازو پر لگائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان ہوا تھا۔ کہ اس دن مکمل ہڑتال کی جائے۔ اور دس بجے جامع مسجد میں لوگ جمع ہو جائیں۔ فوت ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ہوگی۔ اس کے علاوہ اور کارروائی بھی ہوئی۔

حکومت کی مخالفانہ کوششیں

حکومت نے اس تحریک کو ناکام بنانے کیلئے پوری کوشش کی اسلامیہ سکول کے افسروں کو یہ حکم نامہ پہنچا۔ کہ ۱۴ اگست سکول سے کوئی لڑکا غیر حاضر نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی استاد غیر حاضر ہو۔ اس کے جواب میں افسران متعلقہ نے کہا۔ جب سے یہ سکول جاری ہوا۔ اسی وقت سے جمعہ کے دن اس سکول میں اسلامی شعار کے مطابق تعطیل ہوتی ہے اس لئے وہ مجبور ہیں۔ نہ تو اس دن سکول کھول سکتے ہیں۔ اور نہ ہی لڑکوں کو حاضری کے لئے مجبور کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ایک دفتر میں ایک خاص سرکلر آیا۔ کہ ۱۴ اگست کو کوئی سرکاری ملازم کسی وجہ سے بھی دفتر سے غیر حاضر نہ ہو۔ حکومت کی خفیہ پولیس بھی غلط افواہیں لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے پھیلانے میں مصروف تھی چنانچہ شہر میں یہ مشہور تھا۔ کہ ۱۴ اگست کو حکومت ضرور دخل دیگی۔ اور کشمیر ڈے منانے نہیں دیگی۔ اور لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی جائے گی ؂

کشمیری پنڈتوں کی شرارتیں

دوسری طرف کشمیری پنڈتوں نے افسروں کے پاس غلط رپورٹیں دینے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ چنانچہ انکی طرف سے مشہور کیا گیا۔ کہ ۱۴ اگست کو مسٹر محمد عبداللہ کشمیر دن منانے کے بعد جلسہ میں اعلان کر دیگا۔ کہ پنڈتوں کو لوٹنے اور ان کے گھروں کو آگ لگانے کی تم کو اجازت ہے۔ جمعہ کے دن تمام مسلمان ہندو کو لوٹ لیں گے۔ کشمیری پنڈت یہ کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ انکی فرضی رپورٹ کے ساتھ ہی افسروں کے پاس ثبوت نہ پہنچے۔ اس کار خیر کے لئے کشمیری نونہال فرضی لوٹ کی کہانی بنانے اور مشہور کرنے کے علاوہ خود بطور گواہ پیش ہونے کو تیار ہو گئے۔ چنانچہ سر سری کشن کول کے پاس جب کشمیری پنڈت شکایت لے کر گئے۔ کہ جمعہ کے دن لوٹ مار ہوگی۔ تو ایک کشمیری ہندو نونہال ساتھ ہی بطور گواہ بھی حاضر ہو گیا جس نے کہا۔ میں نے محمد عبداللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جمعہ کے روز کشمیری پنڈتوں کو لوٹ لیا جائے۔

شہر پر ویرانی کا تسلط

۱۴ اگست کا دن چڑھا۔ پنجاب اور ہندوستان کے ہر حصہ میں بھی کشمیر دن منانے کے لئے خاص اہتمام ہوا ہوگا۔ لیکن خود سرینگر میں جہاں مسلمانوں پر گولی چلائی گئی۔ اور انتہائی ظلم توڑے گئے۔ اسکی کیفیت بالکل علیحدہ تھی۔ یہ شہر بالکل ویران اور سنسان نظر آتا تھا ہڑتال تو مکمل تھی ہی۔ اس کے ساتھ ہی تمام موٹر لاریوں والوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ اور اڈا پر ایک موٹر لاری بھی نظر نہ آتی تھی۔ تمام تانگہ والوں نے ہڑتال کر دی۔ اور ایک تانگہ بھی شہر میں نظر نہ آتا تھا۔ تمام ہانجیوں نے ہڑتال کر دی جس کی وجہ سے نہ تو کوئی کشتی چلتی۔ اور نہ ہی کوئی شکارا دستیاب ہوتا۔ تمام شہر کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے دھت ٹو نظر آتا تھا۔ ہندوؤں نے اگرچہ دوکانیں کھولیں۔ لیکن گاہک نہ آنے کی وجہ سے وہ مغموم نظر آتے تھے۔ یا یوں کہیئے۔ کہ ان کے دل بھی ان کو ملامت کر رہے تھے۔ انسانی ہمدردی انہیں کاروبار بند کرنے کو کہتی تھی۔ لیکن مسلمانوں سے عناد نے ان کو دوکان کھولنے پر مجبور کر دیا ؛

جامع مسجد میں ہجوم

پورے ۱۰ بجے جامع مسجد میں لوگ جمع ہو گئے۔ عورتیں مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ ان سے سبقت لینے کی کوشش کی۔ چنانچہ زیارت نقش بند کے باہر قبرستان میں عورتوں کا عام جلسہ ہؤا۔ جس میں عورتیں کافی تعداد میں جمع تھیں۔ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب وغیرہ پہلے عورتوں کے جلسہ میں گئے۔ اور تقریریں کیں۔ وہاں سے فارغ ہو کر جامع مسجد میں پہنچے۔ اس وجہ سے مردوں کے جلسہ کی کارروائی دس بجے کی بجائے گیارہ بجے شروع ہوئی۔ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب نے سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی دعائیہ آیات تلاوت فرمائیں۔ اور اس کے بعد سورۃ بقرہ کی آخری دعائیہ آیات تلاوت کیں۔

دردناک نظم

اِس کے بعد حسب ذیل نظم پڑھی گئی۔

آج تو نے اے فلک کیا حشر ساماں کر دیا
اُمتِ مرحوم کو بے جسم و بے جاں کر دیا

یہ اچانک حادثہ ظلم و ستم توڑا ہے کیوں
ملک کو ماتم کدہ اور اشک ریزاں کر دیا

جن کو پالا خونِ دل سے ہم نے اے چرخ کہن
خون کے دریا میں تو نے ان کو غلطاں کر دیا

یورش ظلم و تعدی کی نہیں تھی انتہاء
بُت کے آگے معشر اسلام قرباں کر دیا

گلشنِ کشمیر کے رنگیں گلوں کو بے گناہ
آج کس بے دردی سے مٹی میں پنہاں کر دیا

مومنوں کی عورتیں بے آبرو کر دی گئیں
دشمنِ اسلام نے برپا یہ طوفاں کر دیا

ہائے اے باغ سلیماں دھوم تیری جگ میں تھی
ظالموں نے ایک دم خارِ مغیلاں کر دیا

خونِ مسلم سے ہوئے رنگین گلزار ارم
قوم کو نوحہ کناں اور چشم گریاں کر دیا

خونِ ناحق رنگ لائیگا شہیدو ایک دن
حق نے بخشش سے تمہیں تو اہل رضواں کر دیا

چودھری غلام عباس کا مضمون

اس کے بعد چودھری غلام عباس صاحب بی اے ایل ایل بی نے ایک مضمون پڑھا جس میں بیان کیا۔ کہ کس جان نثاری سے فدایانِ قوم و ملت نے اپنی قربانی پیش کی۔ اور قربانی کی وجہ سے یہ دن ہمیشہ یادر ہیگا۔ وہ مدارج پا چکے۔ لیکن ہمیں ان کی جدائی کی وجہ سے صدمہ ہے۔ یہ لوگ حکومت کے غیر وفادار نہ تھے۔ سازشی نہ تھے۔ نہ کسی کی جان کے خواہاں تھے۔ اور نہ کسی کے مال کے خواہاں تھے۔ وہ اپنی مثال سے صبر اور استقلال کا سبق دنیا کو دے چکے ہیں۔

بچوں کی نظمیں

اس کے بعد دو بچوں نے ایک مرثیہ پڑھا جس سے تمام محفل پر رقت طاری ہو گئی۔ نظم کشمیری میں تھی۔ جس میں ظلم اور ستم کا سلسلہ وار نقشہ کھینچا گیا تھا۔ اور ہر شعر کے بعد یہ آتا تھا۔ کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں۔

اِس کے بعد ایک اور بچے نے کشمیری زبان میں نظم پڑھی۔

مقتولین کے یتیم بچے سٹیج پر

اسکے بعد محمد عبد اللہ صاحب نے مقتولین کے پس ماندگان کے لئے اپیل کی۔ اس دن خاص اہتمام سے مقتولین کے چھوٹے بچے اور بچیاں کارکنوں نے جمع کی تھیں۔ اس موقعہ پر ان بچوں کو سٹیج پر لایا گیا۔ اور لوگوں کو دکھایا گیا۔ ننھے ننھے بچے اور بچیاں خاموش تھیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اپنے احساس کے مطابق اپنی مصیبت کو محسوس نہ کرتے ہوں۔ لیکن وہ بیچارے زبان لوگوں سے اپنی مصیبت بیان کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ کسی کی عمر چھ ماہ کسی کی ایک سال۔ اور کسی کی دو تین سال۔ وہ اگرچہ خاموش تھے۔ لیکن ان بچوں کو دیکھتے ہی ان کے دلی جذبات لوگوں میں منعکس ہو گئے۔ پھر کیا تھا۔ تمام مجمع زار زار رونے لگا۔ بچوں میں تو بچپن کی وجہ سے بیقراری نہ تھی۔ لیکن لوگوں کا ان بچوں کو دیکھتے ہی صبر کا پیالہ لبریز ہو گیا۔ اور ہر ایک کی آنکھیں پرنم تھیں۔ مسجد اس وقت ایک ماتم کدہ بن گئی۔

مقتولین کے خون آلود کپڑے

مقتولین کے خونیں کپڑے دیکھنے کے ساتھ ہی لوگوں کی آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا۔ یہ نقشہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے بہت کم رونا آتا ہے۔ لیکن میں خود کو ضبط میں نہ رکھ سکا۔ اور بے اختیار آنسو نکل آئے۔ محمد عبد اللہ صاحب کی اپیل کا خلاصہ دینے کی ضرورت نہیں۔ ان بچوں کی سٹیج پر موجودگی ہی خود مجسم اپیل تھی جو لوگوں نے چندہ جمع کیا۔ انہوں نے ادا کر دیا۔ محمد عبد اللہ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے بھیجی۔ /۳۱۱ روپیہ بمد ریلیف فنڈ اس بھرے مجمع میں وصول ہونے کا اعلان کیا۔

یعقوب علی صاحب کی تقریر

اِس کے بعد مسٹر یعقوب علی صاحب نے سورۃ العصر پڑھکر اس کی تفسیر کی۔ اور بتایا کہ کس طرح لوگ گھاٹے میں ہیں۔ انہوں نے تازہ واقعات مثال کے طور پر پیش کئے۔ زار روس کی حالت زار۔ اور نام ونشان کا مٹنا۔ پھر خلیفۃ المسلمین کا معزول ہونا۔ پھر ایران کے بادشاہ کا علیٰحدہ ہونا۔ پھر امان اللہ خان کا تخت سے محروم ہونا بیان کر کے بتایا کہ جو لوگ مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں وہ مہاراجہ صاحب بہادر کا فائدہ نہیں کر رہے۔ بلکہ اس طرح سلطنت کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ ہمیں افسوس تو یہ ہے۔ کہ ہماری باتیں صحیح طور پر نہیں پہنچائی جاتیں۔ ہم جیسے پہلے وفادار تھے۔ اب بھی وفادار ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری تکالیف دور کی جائیں۔ اس کے بعد ریزولیوشن پیش کئے گئے۔

آپ بیتی کے متعلق ریزولیوشن

ہر ایک ریزولیوشن جب پیش کیا جاتا۔ تو کسی امر کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان لوگوں کے ساتھ یہ معاملہ جگ بیتی کا نہ تھا۔ بلکہ آپ بیتی کا تھا۔ اس واسطے صرف ریزولیوشن پڑھے گئے۔ اور لوگوں نے یک زبان ہو کر منظور منظور کا نعرہ بلند کیا۔ اور تمام ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔

وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن

ہاں وہ ریزولیوشن خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ جس میں راجہ ہری کشن کول کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کی علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس ریزولیوشن کا پیش ہونا تھا۔ کہ مجلس میں ہر ایک طرف سے راجہ صاحب موصوف کے لئے نفرین کی پکار بلند ہوئی۔ ریزولیوشن تو اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔ لیکن اس پر دل جلوں کو کب صبر آتا تھا۔ ایک شخص حاضرین میں سے بغیر اجازت لئے سٹیج پر چڑھ گیا۔ اور اس نے راجہ ہری کشن کول کے خاندانی حالات پیش کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح یہ خاندان موجودہ مہاراجہ کے خاندان کا دشمن رہا ہے۔ اور ان کی سازشوں کو طشت از بام کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کیا مہاراجہ بہادر کو ان اشخاص کی اپنے خاندان کے ساتھ ذاتی دشمنی بھول گئی ہے۔ مسلمانوں کے تو یہ خون کے پیاسے ہیں ہی۔ لیکن ان لوگوں کے گزشتہ تعلقات گدی سے جو رہے ہیں۔ وہ کبھی صاحب گدی بھول نہیں سکتا۔

حضرت بل میں جلسہ

اس کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ حضرت بل میں جمعہ کے بعد ریزولیوشنز پیش کئے جائیں گے۔ وہاں بھی محمد عبد اللہ صاحب نے مختصر طور پر ریزولیوشنز کا مضمون لوگوں کو سنایا۔ ہر ایک امر کے پیش ہونے پر چاروں طرف سے منظور منظور کے الفاظ بلند ہوتے تھے۔ اس کے بعد عبد الرحیم صاحب ایم اے نے تقریر کی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہؤا۔

دوسرا جلسہ

اعلان تو یہی تھا۔ کہ بعد از نماز جمعہ کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔ لیکن لوگ ایک جلسہ پر کب صبر کر سکتے تھے۔ پانچ بجے پھر جامع مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور اسوقت تمام صحن مسجد کا پُر تھا۔ اور چاروں طرف کے برآمدے بھی پُر تھے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کی حاضری پچاس ہزار سے زیادہ تھی۔ ان لوگوں نے جن کو صبح بولنے کا کمی وقت کے باعث موقعہ نہ ملا تقاریر کیں۔ اور بڑے دھڑلے کے لیکچر ہوئے ؛

جہاں دنیائے اسلام میں کشمیر کو یاد کیا جاتا ہوگا۔ وہاں خود کشمیر کے دارالسلطنت میں اپنی مصیبت کے اظہار کے لئے جو اجتماع ہوا۔ اور جس رنگ میں اس کا اظہار ہوا۔ باہر کے لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نظارہ بھی ایسا ہی تھا۔ کیونکہ

"شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

اور یہاں تو دیدہ سے بھی بڑھ کر معاملہ تھا۔ ان میں سے بعض میتیں وارد ہوئی تھیں۔ بعض کے کپڑے پہنے وہاں مجلس میں موجود تھے اور پھر خون آلود کپڑے۔ باہر والوں کو کہاں دیکھنے نصیب ہو سکتے تھے۔

اس جلسہ میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

پہلا ریزولیوشن

مسلمانان ریاست کا یہ اجتماع عظیم بر موقعہ یادگار یوم کشمیر باعزاز شہیدان وطن ۱۳ر جولائی کے المناک اور خونیں واقعات کو جو مقامی ہندو افسران کے وحشیانہ اقدام اور بزدلانہ حرکات کی وجہ سے پرامن اور غیر مسلح مجمع پر جو محض ایک مذہبی مقدمہ کی سماعت کے لئے گئے تھے۔ اور جس کا کثیر حصہ نماز کی تیاری میں مشغول ہونے لگا تھا جیل کے باہر نہایت نزدیک فاصلہ سے گولی چلانے سے ظہور پذیر ہوئے۔ نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور حضور مہاراجہ بہادر سے باادب مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے درندہ صفت افسران کو جلد از جلد علیحدہ فرما کر مسلمانان ریاست کے مجروح دلوں کو مندمل فرمائیں ؛

دوسرا ریزولیوشن

مسلمانان ریاست کا یہ اجتماع عظیم ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۳۱ء کے بعد سفاکانہ و المناک واقعات جو سول اور فوجی حکام کی نہایت غیر ذمہ دارانہ و متعصبانہ روش کی وجہ سے خانہ جنگی۔ بے حرمتی مستورات، معصوم بچوں اور بچیوں کا قتل بے گناہ و راہگیروں کی گرفتاری۔ گلا گھونٹ کر مظلومین کا دریا برد کرنا۔ توہین انہدام مساجد و معابد۔ ملٹری اور پولیس کا بے جا تشدد۔ بلاوجہ ذی عزت اشخاص و مسلمان بیوپاریوں کی گرفتاری خلاف قانون۔ خانہ تلاشیاں اور لوٹ۔ محبوسین کے ساتھ بلاوجہ وحشیانہ سلوک اور ان کو جھوٹی شہادت پر مجبور کرنے کے لئے اذیت پہنچانے کے خلاف بزور اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور ہز ہائینس مہاراجہ بہادر سے نہایت ادب کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے ظالم اور جابر حکام کو سخت ترین سزائیں دی جائیں۔ تاکہ حکام بھی قانون کا احترام ملحوظ رکھیں نیز محبوسین کی رہائی کے احکام صادر فرمائے جائیں ؛

تیسرا ریزولیوشن

مسلمانان ریاست کا یہ اجتماع عظیم شہدائے وطن اور معتوبین کی مسلم الثبوت بے گناہی اور مظلومی کا اظہار کرتے ہوئے ان افسران متعلقہ کے فعل شنیع کو جنہوں نے امن پسند نہتے مجمع پر بلا کسی اشتباہ اور اسباب و علل کے گولی چلانے کے ظالمانہ احکام جاری کئے۔ خلاف قانون اور وحشیانہ یقین کرتے ہوئے حضور مہاراجہ بہادر سے پرزور اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ از راہ انصاف خسروانہ شہدا کے ورثا کو خون بہا اور معتوبین کے لئے موزوں معاوضہ عطا کیا جانے کے احکام صادر فرمائیں ؛

چوتھا ریزولیوشن

مسلمانان ریاست کشمیر کا یہ اجتماع عظیم بر موقعہ یادگار یوم کشمیر در اعزاز شہیدان وطن بالاتفاق تجویز کرتا ہے۔ کہ سر راجہ پنڈت ہری کشن کول کو جو پنجاب کے ہندوؤں کی طرف سے صرف اس لئے بھیجے گئے تھے۔ کہ غیر مسلم طبقہ کی امداد و اعانت کر کے مسلمانان کشمیر کی مظلومیت میں اضافہ کریں مسلم مفاد پر ایک کاری ضرب سمجھتے ہوئے احتجاج کرتا ہے۔ اور سر راجہ صاحب کے خلاف اظہار عدم اعتماد کرتے ہوئے ہز ہائینس مہاراجہ بہادر سے پرزور مگر باادبانہ ملتجی ہے۔ کہ حضور ممدوح پنڈت صاحب موصوف کی گذشتہ خاندانی روایات کو پیش نظر رکھ کر اگر مسلم رعایا کی سلامتی کے خواہشمند ہوں۔ تو راجہ صاحب اور ان کے آوردہ افسران کو واپس فرما کر مسلم رعایا پر رحم فرمائیں ؛

پانچواں ریزولیوشن

جموں و ریاست کشمیر کے نمائندگان اس مجمع عام میں بحیثیت نمائندگان اپنے برادران وطن کو آگاہ کر کے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ مسلمانان ریاست کو غیر مسلم طبقہ سے کوئی ذاتی عناد نہ تھا۔ مسلمان اپنے جائز مطالبات حضور سرکار والا کے پیش کرنے گئے تھے۔ کہ اس مدعا کو ناکام کرنے کے لئے غیر مسلم طبقہ نے غلط پراپیگنڈا کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف بے جا اور بے بنیاد غلط بیانات کیں۔ اور ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے جو کبھی ان کی حب الوطنی کے منافی تھیں اور مسلمانوں کو بے جا تکلیف اور اذیت پہنچانے پر مصر تھیں۔ مسلمان برادران وطن کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ان کو غیر مسلم برادران وطن کے بھی احساسات کے ساتھ ہی برادرانہ سلوک مدنظر ہے جو ابتدا سے رہا ہے۔ اب تک ہے اور آئندہ بھی رہیگا۔ مگر ان کو ان ناجائز حرکات و افعال سے باز آجائیں اور اپنے موجودہ طرز عمل کو بدل دیں۔ اور اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ برادران وطن نے ہمارے دوش بدوش زندگی بسر کرنی ہے جس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مسلم برادران وطن کے ساتھ صلح و آشتی کے تعلقات قائم رکھیں۔ حکومت بھی وقت ہے مسلمانوں کے غصب شدہ حقوق ان کو واپس دلائے۔ تو ان کو سیخ پا نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں کا طرز عمل باوجود ان کی مظلومیت کے آج تک جو برادران وطن کے ساتھ رہا ہے۔ وہ ان کے زیر نظر اور مسلمانوں کی فراخدلی کا روشن ثبوت ہے۔ باوصف اس کے کہ مسلم رعایا ان کی معاندانہ تجاوز اور حرکات سے پورے طور پر واقف ہے۔ تاہم صلح و آشتی کا اہتمام کی طرف بڑھا رہی ہے ؛

چھٹا ریزولیوشن

مسلمانان ریاست کا یہ اجتماع عظیم تجویز کرتا ہے۔ کہ شہدائے وطن جنہوں نے اپنی جان عزیز محض تحفظ ناموس کتاب اللہ مذہب اور قوم پر قربان کرتے ہوئے۔ مسلم رعایا کی مظلومیت کا بہترین ثبوت دنیائے اسلام میں پیش کیا ہے کے جان نثارانہ ایثار اور عدیم المثال خدمات ملی کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے۔ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور دعائے مغفرت کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایثار اور قربانی کو اپنی رحمت سے قبول فرمائے جو مظلوم اور پس ماندہ قوم کے لئے باعث فلاح ہو نیز مجروحین سے جن کے ساتھ حکومت نے باوجود اس کے ابتدا ان کے زخموں کی مرہم پٹی کے لئے کوئی انتظام کیا جاتا بعض ہسپتال سے جہاں ابھی ان کے زخم بھی مندمل نہ ہونے پائے تھے۔ گرفتار کرا لیا۔ ہمدردی کرتے ہوئے چیف منسٹر کے اس جابرانہ اور ظالمانہ فعل پر اظہار نفریں کرتا ہے ؛

کشمیر میں مسلمانوں سے عجیب انصاف

(۱) ہم نہایت پختہ واقعات سے ثابت کر چکے ہیں کہ مسلمانان کشمیر پر جو مظالم توڑے گئے۔ وہ ایک منظم سازش کا نتیجہ ہیں۔ لیکن برادران وطن جو جھوٹ کشمیر ماڈرن کی طرح نوش فرما رہے ہیں۔ انکار پر انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس جبر و ظلم کے زمانہ کا جور یاست کشمیر کے ماتھے پر ایک نہایت بدنما سیاہ داغ تاریخی طور پر رہیگا۔ شکھم کے پل کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ شکھم ایک گزرگاہ ہے جہاں سے کشمیر جانے والی لاریاں گزرتی ہیں۔ اس کو چار پنڈتوں نے آگ لگا کر مسلمانوں کا نام مشہور کر دیا۔ ایک سب انسپکٹر نے بڑی محنت سے سراغ لگا کر فتنہ پردازوں کا پتہ لگا لیا۔ مواد مقدمہ جمع کیا۔ اور پنڈت صاحبان کو حراست کے ساتھ شہر کی طرف روانہ کرنے لگا۔ چونکہ سب انسپکٹر مسلمان تھا۔ اس لئے پنڈت صاحبان نے سر ہری کشن کو تار بر تار دی کہ ہمارے ساتھ یہ مسلمان ایسی کارروائی کرنے والا ہے جھٹ حکم ہو گیا۔ کہ سب انسپکٹر کو رخصت پر روانہ کر دیا جائے اب وہ رخصت لینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ورنہ موقوف ہو جاتا ؛

یہ ہے راجہ ہری کشن کول کی انصاف پروری جو کشمیر میں مسٹر مالوی کی سکیم کے زیر تحت جاری ہے۔ پنجاب کے مسلمانو! تم پر تیس لاکھ مسلمانوں کے خون کا بار ہے۔ خواہ ان برادران مذہب کو ان مظالم سے چھڑاؤ۔ خواہ ان کے خون سے جنت کشمیر کو لالہ زار بننے دو۔ اگر آپ نے ہمت کی۔ تو ہم خدا کے فضل اور آپ کی مہربانی سے نجات حاصل کر لینگے

(۲) سرینگر کے ایک محلہ میں ایک کانسٹیبل ڈیوٹی پر کھڑا تھا۔ جب بائیسکل پر دو سوار جا رہے تھے۔ کانسٹیبل نے خلاف قانون سمجھ کر پکڑ لیا اور چالان کر دیا۔ مگر قانون شکنی کرنے والے صاحب تو جدا ہو گئے۔ کیونکہ ہندو تھے۔ مگر ڈیوٹی ادا کرنیوالا ۱۲ روز سے پولیس گارڈ میں ہے اور سزا بھگت رہا ہے ؛ راست گو

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر کشمیر ڈے کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانان کشمیر کی حمایت میں پُرجوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

اگرچہ الفضل کے گزشتہ کئی پرچوں کا بہت سا حصہ ان اطلاعات کے لئے وقف کر دیا گیا۔ جو ۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے قادیان کو موصول ہوئیں۔ اور اطلاعات نہایت اختصار کے ساتھ درج کی گئیں۔ تاہم ابھی تک اطلاعات بکثرت موصول ہو رہی ہیں اس لئے اس پرچہ میں بھی خلاصۃً درج کی جاتی ہیں

ایڈیٹر

فیروز پور چھاؤنی میں جلسہ

۱۴ اگست شام کے وقت یہاں کشمیر ڈے پورے شوق کے ساتھ اسلامیہ ہائی سکول کے صحن میں منایا گیا میاں حمید الدین صاحب پلیڈر نے مسلمانان کشمیر پر مظالم کی دردناک داستان سنائی۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

چک ۱۳۳ جنوبی (سرگودہا) میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کو یہاں مسلم اہالیان کشمیر کی ہمدردی میں جلسہ منعقد ہوا جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔ اور چندہ جمع کیا گیا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل امام مسجد

چک نمبر ۳۴۴ میں جلسہ

۱۴ اگست بصدارت چوہدری سلطان علی صاحب نگینہ وہنی دیو چک نمبر ۳۴۴ مظلومان کشمیر سے ہمدردی کے طور پر بہ تحریک آل انڈیا کشمیر کمیٹی عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جس میں کشمیر زندہ باد مظلومین کشمیر زندہ باد۔ اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ بعد ازاں ڈاکٹر نورالدین صاحب کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں عورتوں اور بچوں نے کافی حصہ لیا۔ کئی ایک تقریروں کے بعد قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔ (نامہ نگار)

گوکھووال (بہاولپور) میں جلسہ

۱۴ اگست زیر صدارت جناب غلام غوث شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ باتفاق رائے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

خاکسار مختار احمد سکرٹری کشمیر کمیٹی

دومیل (ضلع اٹک) میں جلسہ

۱۴ اگست زیر صدارت جناب مولوی عبدالحکیم صاحب امام جامع مسجد مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے اظہار میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی نور عالم صاحب اور ملک نواب خان صاحب نے مظلومان کشمیر کے حالات اور حکام کشمیر کے مظالم سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ آخر میں باتفاق آراء مجوزہ قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ نامہ نگار

بھیوٹ (ضلع اٹک) میں جلسہ

۱۴ اگست۔ مسلمانان کشمیر کی ہمدردی میں زیر صدارت جناب میاں غلام رسول صاحب امام مسجد جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن حکیم اور خطبہ صدارت کے بعد منشی عبدالرحمٰن صاحب نائب رئیس نے اپنی تقریر میں مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کے تازہ واقعات بیان فرمائے بعد ازاں مجوزہ قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔ نامہ نگار

کوٹ پنچی میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جلسہ مسجد میں مظلومان کشمیر سے اظہار ہمدردی کے لئے زیر صدارت جناب مولوی محمد شریف صاحب منعقد ہوا۔ اور مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ خاکسار عبدالکریم

چاندور بازار ضلع امراؤتی میں جلسہ

۱۴ اگست مسلمانوں کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب حاجی سیٹھ داؤد صاحب بسلسلہ یوم کشمیر منعقد ہوا۔ اور مجوزہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ خاکسار صدر جلسہ

بیگم پور ضلع ہوشیارپور میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کشمیر ڈے منایا گیا۔ حکام ریاست کے جور و استبداد کے خلاف مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار مہدی شاہ

قلعہ لال سنگھ ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ اگست حسب ارشاد آل انڈیا کشمیر کمیٹی زیر صدارت خان محمد یعقوب خان صاحب نمبردار جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے جلوس نکالا گیا اور پھر مولوی جلال الدین صاحب اور خاکسار نے کشمیر کے حالات کے متعلق تقریریں کیں۔ جلسہ کے اختتام پر مجوزہ قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔ خاکسار محمد بخش ٹھیکیدار

صریح ضلع جالندھر میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء جلسہ کیا گیا۔ حکیم فتح الدین صاحب صدر رہے۔ آپ نے کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم کی داستان سنائی۔ چندہ بھی جمع کیا گیا اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ نامہ نگار

چک ۳۵ جنوبی سرگودہا میں جلسہ

۱۴ اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ جناب سید محمد انور علی شاہ صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نے کشمیر کے حالات حاضرین کو سنائے اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ نامہ نگار

بالاکوٹ ہزارہ میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کو بڑی مسجد بالاکوٹ میں بصدارت خان اللہ داد خان صاحب رئیس حسب پروگرام "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" جلسہ منعقد ہوا۔ حکیم مولوی عبدالواحد صاحب مدرس نے کشمیر کی اسلامی تاریخ اور موجودہ حکام کے مظالم پر مفصل تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبدالمنان صاحب نے اتحاد اور اخوت اسلامی پر تقریر کی۔ اور ان کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور مجوزہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔ خاکسار فضل کریم سیکرٹری

رسالہ خورد میں جلسہ

۱۴ اگست آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اعلان کے بموجب کشمیر ڈے منایا گیا۔ صدر جلسہ ڈاکٹر حشمت علی خان صاحب نے نہایت عمدہ تقریر کی۔ اور کشمیر کے حالات سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ چندہ کی تحریک بھی ہوئی۔

خاکسار حاکم علی رسالدار پنشنر عطیہ دار

وزیر آباد میں جلسہ

حسب تجویز آل انڈیا کشمیر کمیٹی وزیر آباد میں انجمن بزم اخوۃ کے زیر اہتمام نہایت شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو پانچ بجے شام جامع مسجد وزیر آباد سے شروع ہو کر بازار کلاں میں سے گزرتا ہوا لاہوری دروازہ کے باہر ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔ جلوس میں ہر فرقہ کے مسلمان۔ مولوی۔ امراء۔ ملازم دوکاندار عوام شامل تھے۔ سب سے آگے انجمن بزم اخوت کے ممبر مع اپنے بورڈ اور علم کے تھے۔ اس کے بعد نظام آبادی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ مع اپنے بورڈ اور علم کے۔ اس کے بعد دارالسلام کے ممبر اور اس کے بعد تمام افراد سب سے آخر میں گتکا وغیرہ کھیلنے والے تھے۔ غرضیکہ چھ ہزار تک آدمیوں کا گروہ تکبیر کے نعروں کی فلک بوس صداؤں کو بلند کرتا ہوا روانہ ہوا۔ نو بجے شب جامع مسجد میں جلسہ ہوا جس میں حسب پروگرام مجوزہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کارروائی ہوئی۔ حافظ غلام رسول صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ مولوی عبدالمجید صاحب سوہدری۔ ڈاکٹر محمد امین

موضع گرال ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴؍ اگست کو جلسہ کیا گیا۔ مولوی نور احمد صاحب امام مسجد اہل سنت اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ اور قرار دادیں منظور کی گئیں۔ خاکسار حکیم شوق محمد

لدھیانہ میں جلسہ

۱۴؍ اگست بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب مسلمانان لدھیانہ کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ ہر قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ مسلمانان کشمیر سے اظہار ہمدردی کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ ایک کانگرسی مولوی محمد نعیم نے ہندوؤں کا حق ادا کرنے کے لئے جلسہ کو ناکام کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ مگر خود ناکام رہا ۔ خاکسار سید عبدالرحیم

کڑیانوالہ ضلع گجرات میں جلسہ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ارشاد کے ماتحت ۱۴؍ اگست کو مسلمانوں کا متفقہ جلسہ ہوا۔ شیخ محمد بخش صاحب لحدی رئیس صدر تھے۔ محمد اشرف صاحب نے حالات کشمیر پر ایک مفصل مدلل اور مبسوط تقریر کی جس کا مسلمانوں پر بہت اثر ہوا۔ چندہ بھی جمع کیا گیا۔ نامہ نگار

راہوں میں جلسہ

۱۴؍ اگست کو یہاں نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ اس کامیابی کا سہرا چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب ایم۔ ایل سی کے سر ہے۔ جلوس میں کم از کم پانچ ہزار مسلمان شامل ہوئے۔ جو اللہ اکبر۔ مظلومین کشمیر زندہ باد کے نعرے لگاتے جاتے تھے۔ مختلف گروہوں کے ہاتھوں میں مختلف قسم کے جھنڈے تھے۔ جن پر اللہ اکبر۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔ اور اسی قسم کی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ جلوس جگہ جگہ پر کھڑا ہوتا تھا اور تقریریں کی جاتی تھیں۔ خاکسار عطاء اللہ

کاٹھ گڑھ میں جلسہ

۱۴؍ اگست جلسہ ہوا۔ مسلمانان کشمیر پر مظالم لوگوں کو سنائے گئے۔ اور مجوزہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔ خاکسار عبدالسلام

کوٹلی ضلع میرپور میں جلسہ

۱۴؍ اگست یہاں نہایت شاندار اور پرامن طریق سے کشمیر ڈے منایا گیا نامہ نگار

بنگلور میں شاندار جلوس اور جلسہ

۱۴؍ ماہ رواں کو بنگلور میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ یوم کشمیر منایا گیا۔ دوپہر کے تین بجے تمام رضاکاران اسلام محمد علی رجمنٹ میدان میں جمع ہوئے۔ اور نہایت آب و تاب کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ جو شہر میں گشت لگانے کے بعد پونے چھ بجے مسجد اعظم میں پہنچا۔ جہاں عالی جناب محمود شریف خان صاحب بی۔ اے بی۔ ایل ایڈووکیٹ کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمانان کشمیر پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان کے متعلق احتجاج کرتے ہوئے پرزور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

خاکسار غلام قادر مشرق

پشاور میں یوم کشمیر کا جلسہ

۱۴؍ اگست جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد مہابت خان میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خان محمد سلیم خان صاحب نائب صدر مجلس خلافت نے کشمیر کے دردناک حالات بیان فرمائے۔ اور کہا۔ کہ کشمیر میں نہتے مظلوم مسلمانوں پر جو بیچارے اپنے بھائی عبدالقدیر کے مقدمہ کے حالات سننے کے لئے گئے تھے۔ گولی چلائی گئی۔ وہاں خطبہ پڑھتے ہوئے خطیب کو جبراً پولیس نے ممبر سے اتارا اور قرآن کریم کی توہین کی گئی۔ اور جس شخص نے اس توہین کی اطلاع دی۔ اس بیچارے کو موقوف کیا گیا۔

ڈوگرہ حکومت نے یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کے گھر لٹوائے گئے۔ اور راہ چلتے ہوئے مسلمانوں کے سینوں پر سنگینیں ماری گئیں۔

میں حکومت کشمیر پر ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ مظالم آخر رنگ لائیں گے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات پورے کئے جائیں۔ اور حکومت کشمیر اپنے آپ کو بچائے۔ اس سے بڑھ کر سکھ اکالی دل کی روش قابل افسوس ہے۔ کیونکہ انہوں نے مہاراجہ بہادر کو مسلمانانِ کشمیر کے برخلاف امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ میں سکھوں کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کیا ان کو ۵؍ ۳۱ کا دن بھول گیا۔ کہ جب سردار گنگا سنگھ کے دو بچوں کو ایک گورے نے گولی کا نشانہ بنایا۔ اور اس سکھ کے بچوں کے لئے مسلمانوں کے بارہ نوجوان شہید ہوئے۔ اور زخمی ہوئے۔ اس وقت اکالی دل کہاں تھی۔ اب ان کو شرم کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ان مسلمانوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ جن کے بھائیوں نے ان کے بچوں پر جان دی ۔ آخر میں مجمع سے استدعا کی۔ کہ کشمیر کے لئے تیار رہیں۔ لوگوں نے کہا۔ کہ ہم جان و مال سے کشمیر کے مسلمانوں کی امداد کیلئے تیار ہیں۔

خان صاحب موصوف کے بعد چند اور معززین نے کشمیر کے متعلق اور اکبرپورہ کے مظالم بیان کئے۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

گھنوکے (ضلع سیالکوٹ) میں جلسہ

۱۴؍ اگست ۱۹۳۱ء مسلمانان موضع گھنوکے نے جلسہ "مظالم کشمیر" کے متعلق منعقد کیا۔ جس میں کھول کر بتلایا گیا۔ کہ سخت مظالم حکام کشمیر کی جانب سے ہو رہے ہیں۔ اور ہر طرح کے مصائب کا ان کو تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ اس جلسہ کے صدر منشی یعقوب خان صاحب تھے۔ خاکسار محمد رشید

اوڑ میں جلسہ

۱۴؍ اگست جلسہ منعقد کیا گیا۔ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے مسلمان نہایت شوق سے شریک جلسہ ہوئے۔ جناب چوہدری عنایت خان صاحب نمبردار صدر جلسہ تھے۔ مختصر سی افتتاحی تقریر حکیم حشمت علی صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے مفصل حالات کشمیر کے حاضرین کو سنائے اور ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو بالاتفاق پاس ہوئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبدالغفور صاحب نے مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ ازاں بعد جلوس نہایت شان کے ساتھ قصبہ کے بازاروں میں اور ارد گرد پھرایا گیا۔ جو بہت کامیابی سے واپس جلسہ گاہ میں آیا۔ خاکسار حکیم محمد دین

دلاور پور ضلع منٹگمری میں جلسہ

۱۴؍ اگست خان بہادر شاہ یحییٰ صاحب ایم۔ ایل سی کی کوٹھی پر ان کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔ خاکسار خلیل احمد۔

چک نمبر ۹ شمالی ضلع شاہپور میں جلسہ

۱۴؍ اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق آراء پاس کئے گئے۔ خاکسار اللہ بخش۔

اٹھوال ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴؍ اگست شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو اللہ اکبر کے نعرے لگاتا اور ایک پنجابی نظم جو خاص اسی جلسہ کے لئے تیار کی گئی تھی پڑھتا ہوا موضع بھیڈال کی طرف روانہ ہوا۔ ٹھیک چار بجے جلوس واپس جلسہ گاہ میں آیا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری سلطان بخش صاحب شروع ہوئی۔ چوہدری دین محمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد مسلمانان کشمیر کے حالات پر تقریر کی۔ دوسری تقریر میاں محمد ابراہیم صاحب نے کی جس میں مسلمانوں کو متحد ہونے کی ہدایت تھی اس کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر کے بعد اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے لئے چندہ کی تحریک کی جس پر فوراً چندہ جمع ہوگیا۔ بعد ازاں مجوزہ قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔ خاکسار محمد رمضان۔

مکندپور ضلع جالندھر میں جلسہ

۱۴؍ اگست مکندپور ضلع جالندھر میں کشمیر ڈے کا جلسہ کیا گیا۔ اور کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور چندہ کے واسطے تحریک کی ۔

نصیر الدین فیروز الدین احمدی

مالیسور (بہار و اڑیسہ) میں جلسہ

انجمن محافظ الاسلام تنظیم کمیٹی کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سربرآوردہ حضرات، اراکین و عہدیداران و رضاکاران تنظیم کمیٹی کافی تعداد میں شریک تھے۔ جلسہ کی صدارت جناب شیخ طفیل الہیٰ صاحب نے کی جناب حکیم مرزا سلیمان بیگ صاحب نے ایک موثر و جامع تقریر ریاست کشمیر و جموں کے مسلمانوں کے متعلق کی۔ اور مجوزہ قراردادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں۔ (نامہ نگار)

اشتہارات

شاہی حاذق طبیب مولوی حاجی حکیم نور الدین صاحب رضؓ بھیروی کے مجرّبات سے فائدہ حاصل کرو

میرے پاس وہی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب رضؓ کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں شفاء منجانب اللہ ہے۔ میرے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب مرحوم کی یہ رائے ہے۔ وہو ہذا

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہی بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا۔ تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہووے۔ آمین۔ نور الدین"

مشتے نمونہ از خروارے۔

میرے مندرجہ ذیل مجربات سے اس وقت تک سینکڑوں لوگ فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔ اور اٹھا رہے ہیں مگر ناواقف لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانیکا موقع بہم پہنچانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

سرمہ نور لعین آنکھوں کے امراض کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ آپ نے بہت سرمے دیکھے ہونگے۔ لیکن اس کا ایک مرتبہ استعمال کرنیکے بعد آپ سب کو بھول جاوینگے۔ اس وقت سینکڑوں ایسے اشخاص زندہ موجود ہیں۔ جو اس کے استعمال سے عینک لگانا ترک کر چکے ہیں۔ ککروں اور آنکھ کی تمام بیماریوں کا خاص علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔

نیلی گولی الحمیٰ یہ گولی سوائے تپ دق کے ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کونین کا استعمال بخار کے لئے بہت مفید ہے۔ لیکن کونین بخار کی حالت میں حاملہ عورتوں ... اور بعض حالتوں میں۔ اندرونی اعضاء ... والوں اور دیگر ... مضر ... مفید ہے۔ ... نقصان کرتے ہیں۔ مگر یہ گولی ہر حالت میں بغیر کسی خطرہ کے مفید ہے۔ اور قبل از وقت دینے سے بخار ہرگز نہیں آتا۔ اور حالت بخار میں دینے سے اس کو فوراً اوتار دیتی ہے۔ مخصوصاً ملیریا میں تو اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۶/

ملنے کا پتہ

خاکسار۔ فضل الرحمن مفتی۔ طبیب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا خاندان تو موتی سرمہ ہی پسند کرتا ہے

موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، خارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ حضرت حکیم الامۃ نور الدینؓ کے صاحبزادگان موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

"دو پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے"۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامۃ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے۔ اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) محصولڈاک علاوہ۔

امراض معدہ کا موسم

آجکل امراض معدہ و پیٹ کا موسم ہے۔ اور ان میں سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا "اکسیر معدہ" ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑ گڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، قبض ... اور بہترین حفظ ما تقدم و کامیاب علاج ہے ... ایڈیٹر صاحب فاروق اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے بعد از استعمال بہت پسند فرمایا۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

صابون بنانا سیکھ لو

چھ روپے من کا ہم وہ صابون آپ کو سکھائینگے۔ جو سولہ روپے من آپ باسانی فروخت کر کے دس روپے منافع کھلا حاصل کر لینگے۔ بعض لوگوں کی بیسیوں من صابون کی روزانہ فروخت ہے۔ جنہوں نے تھوڑا عرصہ قبل چند پیسوں سے ابتداء کی تھی۔ صرف دس سیر صابون روزانہ بیچ لینا دو اڑھائی روپے کی کمائی ہے۔ جس کے سامنے پچاس روپے کی ملازمت بالکل ہیچ ہے۔

ہمّتِ مرداں مددِ خدا

دس سیر چیز ہی کیا ہے۔ معمولی قصبہ میں ایک دو من مال جوان آدمی روزانہ کھپا سکتا ہے۔ اس لئے بے روزگار بھائیوں کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ ہم سے نہایت اعلےٰ اور کارآمد پُر منافع بالکل بے نقص اور سہل الحصول سستے صابون بنانا سیکھ لیں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ سب پریشانیاں جاتی رہینگی۔ گزشتہ آٹھ سال میں سیکھنے والے معزز احباب سلسلہ کی زبردست سندات ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جن کو شائع کرانے کی گنجائش نہیں۔ اعتبار نہ آوے۔ تو نقول منگوا کر تسلی کر لیں۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ انشاء اللہ یہ خاص نسخے آپ کو ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بھی دستیاب ہونے مشکل ہیں۔ کمر ہمت باندھ کر صبر و استقلال سے پانچ روپیہ کے معمولی سرمایہ سے آپ بسم اللہ کر کے شروع کر دیں۔ نتیجہ آپکو پہلے ہی ماہ خوش کر دیگا۔ ہمت آپکا کام ہے فضل منجانب اللہ ہے۔ سادہ صابون انگریزی۔ دیسی کے عجائبات معہ کئی نادر و نایاب کلی نسخہ جات سکھا دینا ہمارے ذمہ۔ دعویٰ خلاف تحریر ثابت ہو۔ تو واپسی فیس کا وعدہ سچا۔ نسخہ جات چار روپے فیس میں بذریعہ وی پی بھیجے جائیں گے۔

منیجر کوہ نور سوپ ٹریننگ سکول لال کرتی میرٹھ

اکسیر البدن کے استعمال سے زمانۂ شباب یاد آگیا

جناب سید حبیب الرحمن صاحب احمدی عرف شاہ ابراہیم صاحب قادری جاگیردار ضلع ناندیڑ (دکن) تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ میں نے آپکی مرسلہ اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ حقیقتاً بہترین چیز ہے۔ اگرچہ میری عمر ۴۲ سال ہے۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے زمانۂ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر اصحاب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں"۔

یقیناً اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جملہ دماغی اور جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہزور بنانے میں لاثانی ہے۔ اگر آپکو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔

موسم برسات میں ملیریا کی عام شکایات شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ ظالم ملیریا جو انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے اس کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ چنانچہ **شیخ فخر الدین صاحب زمیندار** کوراٹی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر البدن ملیریا میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی۔ ایک شیشی اور بھیجئے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن سے ۱۸ راگست کی خبر ہے کہ موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر کابینہ وزرات مستعفی ہو جائیگی۔ کیونکہ ٹریڈ یونین کانگرس کی مخالفت کی موجودگی میں اس کا اقتدار قائم نہیں رہ سکتا۔ اس صورت کی وجہ سے ملک معظم بالمورل سے لندن آگئے ہیں۔ افواہ ہے کہ کنسرویٹو اور لبرل کے اتحاد سے جدید حکومت قائم ہو گی ؛

—— صوبہ مدراس کے بلدیہ دھاراپورم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے ملازم شراب کے پکٹنگ میں حصہ لیں نیز اس مقصد میں کامیابی کے لئے پانسو روپیہ کی رقم منظور کی گئی ہے ؛

—— گاندھی جی نے ... بورڈ کے تقرر کا مطالبہ کیا تھا۔ اسے تو حکومت نے منظور نہیں کیا۔ لیکن اس خیال سے کہ گول میز کانفرنس میں شامل ہوں۔ بمبئی ہائی کورٹ کے اس انگریز جج کو جس نے گاندھی جی کو چھ سال قید کی سزا دی تھی الزامات کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے۔ گاندھی جی جو لندن جانے کے لئے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس پر رضامند ہو گئے ہیں۔ یہ افواہ گرم ہے۔ کہ گفتگوئے مصالحت ، وزیر ہند کی مداخلت کا نتیجہ ہے ؛

—— یہ بات قریباً طے شدہ سمجھنی چاہیئے۔ کہ گاندھی جی ۲۹ راگست کو لندن روانہ ہو جائیں گے ؛

—— مقدمہ سازش میرٹھ جو مارچ ۱۹۲۹ء سے چل رہا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کا ایک میموریل ملوکیت کی مخالفت کرنے والی لیگ کے انگریز ممبروں نے حکومت کو ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس کے لئے پچاس لاکھ روپیہ بجٹ میں رکھا گیا ہے ؛

—— ضلع فرید پور کے ایک شہر گوبند پور میں کانگرس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مار کر پولیس نے سات مکمل بم اور بہت سا آتشگیر مادہ گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کانگرس کا عدم تشدد ہے ؛

—— لاہور سے ۲۳ راگست کی اطلاع ہے کہ بارش کی وجہ سے دریائے راوی میں طغیانی آگئی ہے ؛

—— معلوم ہوا ہے خان بہادر شیخ نور الٰہی انسپکٹر مدارس لاہور اسسٹنٹ ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم مقرر کئے گئے ہیں۔ اس عہدہ پر ایک ہندوستانی کے تقرر کا یہ پہلا موقع ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کی جگہ چودھری محمد حسین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ای۔ ایس لائلپور انسپکٹر مقرر ہوں گے۔ فی الحال شیخ ظہور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر کام کریں گے ؛

—— پسرور کے مولوی نیاز علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس ۱۶ راگست ڈلہوزی میں انتقال کر گئے ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ اس دفعہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ گول میز کانفرنس میں شامل نہ ہوں گے۔ بلکہ اپنی جگہ اپنے وزیر اعظم نواب لیاقت حیات خاں کو بھیجیں گے ؛

—— ۲۴ راگست کو گاندھی جی احمد آباد سے وائسرائے کی ملاقات کے لئے شملہ روانہ ہو گئے۔ سردار پٹیل۔ پنڈت جواہر لال اور عبد الغفار خاں بھی آپ کے ساتھ ہیں ؛

—— کلکتہ میں رسوائے عالم کتاب پرابین کہانی کے مصنف کے قتل کے الزام میں جن دو پنجابی مسلمانوں کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ ان کے متعلق عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کیا گیا جو ۱۳ راگست مسترد ہو گیا۔ افسوس ؛

—— ضلع رہتک میں کانگریسی غنڈوں کی بدعنوانیوں کی وجہ سے لوگ ان سے سخت متنفر ہو چکے ہیں۔ خصوصاً زمیندار طبقہ ان کے سخت خلاف ہو گیا ہے۔ دیہاتی علانیہ کہ رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ اپنی ذاتی اغراض کی خاطر ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹ راگست کو صوبہ کانگریس کمیٹی نے کلانور میں جلسہ کا اہتمام کیا۔ مگر بسوں ٹیکسی اور تانگہ ڈرائیوروں نے کانگریسیوں کو رہتک سے کلانور لے جانے سے انکار کر دیا لوگ جلسہ گاہ میں گھس گئے۔ سامان پر قبضہ کر لیا اور کانگریسیوں کو جلسہ گاہ سے نکال دیا ؛

—— تاریخ جنگ عظیم کی ایک اور جلد شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے کہ جنگ عظیم میں برطانیہ کے ایک کروڑ دس لاکھ آدمی مارے گئے ؛

—— یو پی گورنمنٹ نے یہ اعلان شائع کیا ہے کہ کانگریسیوں نے موضع کرسونت ضلع اناؤ میں جلسہ منعقد کیا جس کے بعد ان میں اور مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی۔ ایک مسلمان مارا گیا۔ ستر آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ لڑائی کی وجوہات کے متعلق متضاد بیانات شائع کئے جا رہے ہیں ؛

—— چند روز ہوئے قادیان پوسٹ آفس سے ایک ہرکارہ ایک برانچ آفس میں ڈاک لے کر گیا۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ مرسلہ تین صد روپیہ غائب ہے۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور آخر ہرکارہ اور اس کا بھائی ملزم قرار دئیے گئے۔ روپیہ بھی ان سے برآمد ہو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ ملزم نے تھیلہ کھول کر اس میں سے روپیہ والی تھیلی نکال لی۔ اور دوبارہ اسے بند کر دیا ؛

—— سراج گنج سے اطلاع آئی ہے کہ مشرقی بنگال میں جو خوفناک قحط پڑا ہوا ہے۔ اس کی شدت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک مسلمان نے اپنے نو سالہ لڑکے کو پانچ روپیہ میں فروخت کر دیا ہے ؛

—— کانپور کی پولیس نے ضلع سیالکوٹ کے ایک پنجابی کو یشپال کے شبہ میں گرفتار کیا۔ مگر بعد تحقیقات رہا کر دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سے قبل یہ شخص تین بار اسی دھوکہ میں گرفتار ہو چکا ہے۔ اس کی شکل مفرور ملزم سے بہت مشابہ بتائی جاتی ہے ؛

—— ملاپ راوی ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کا ایک ہندو مسجد کو آگ لگانے کے جرم میں ماخوذ تھا۔ اسے ڈپٹی کمشنر نے رہا کر دیا ہے۔ دو ہندو ساہوکار فائر کر کے قتل کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے گئے ہیں۔ باوجود اس کے ہندو وہاں کی پولیس پر مسلم نوازی کا الزام لگا رہے ہیں۔ وہاں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ رات کے نو بجے کے بعد گھروں سے باہر نکلنا ممنوع ہے۔ ہندوؤں نے اپنے کوچوں پر پہرے لگا دئے ہیں ؛

—— ایک مسلم ممبر نے اسمبلی میں شاردا ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ پیش کر رکھا ہے۔ جو ۸ ستمبر کو پیش ہو گا ؛

—— کانپور میں پوسٹر لگائے گئے ہیں۔ کہ یہاں ایک انقلابی پارٹی قائم ہوئی ہے جس کے پاس اس وقت ۵۰ بم ہیں۔ پولیس میں ہمت ہو۔ تو گرفتار کرے۔ ؛

—— لندن سے ۲۴ راگست کی اطلاع ہے کہ لیبر گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ اس سے سیاسیات ہند میں ایک نئے انقلاب کی توقع رکھنی چاہیئے ؛

—— بھائی پرمانند نے ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کریں ؛

—— لندن کے اخبار ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ کوئی عقلمند آدمی نہیں چاہتا۔ کہ گاندھی انگلستان آئے اگر لارڈ ولنگڈن نے انہیں بھیجا۔ تو وہ ہندوستان میں برطانوی اقتدار کو تباہ کرنے والے ہوں گے ؛

—— انڈیا آفس لندن نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وزیر ہند نے وائسرائے کو گاندھی جی سے مصالحت کرنے کی کوئی تحریک کی ہے ؛

—— عطاء اللہ شاہ بخاری ان دنوں دہلی میں ہیں۔ پولیس نے ان سے نقض امن کا اندیشہ دیکھ کر پانچ ہزار روپیہ کے ضمانتی وارنٹ جاری کرائے ہیں ؛

—— چونکہ لاہور کی فضاء مکدر ہو رہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ دس دن تک کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کوئی جلوس نہ نکالیں گے۔ اور نہ ہی کوئی جلسہ کریں گے۔ مرکزی ہندو مسلم متحدہ ...

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛